نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح کے اسلوب و منہج کا جائزہ

A review of the style and method of Nafhat al-Tanqih on Sharh Mishkaat al-Masabih

Abstract

The research paper titled "A Review of the Style and Methodology of Nafhat al-Tanqeeh*" explores the distinctive approach and methodology used in this detailed commentary on* Mishkat al-Masabih*, a prominent Hadith collection, by Maulana Salimullah Khan. The paper begins by highlighting the historical significance of* Mishkat al-Masabih*, which has been a part of the curriculum for centuries in the subcontinent, serving as a comprehensive compilation of the teachings and sayings of Prophet Muhammad (PBUH).*

Maulana Salimullah Khan's commentary, Nafhat al-Tanqeeh*, is rooted in his lifelong engagement with teaching* Mishkat*. The work is organized into six volumes, providing an in-depth exegesis of the Hadiths with a special focus on the linguistic, jurisprudential, and theological aspects. The commentary is known for its structured explanation of difficult topics, making them accessible to students and scholars alike.*

The research further delves into Khan's teaching style, which simplifies complex scholarly debates while maintaining accuracy. His ability to address conflicting views among various Islamic schools of thought, and his integration of Quranic evidence to support his explanations, are major highlights of his work. Additionally, the paper underscores the impact of Nafhat al-Tanqeeh *on Islamic scholarship, emphasizing how it serves as a reference for both teachers and students in Hadith sciences.*

***Key words**: Hadith Collections ,Mishkat,Subcontinent,Sayings of HolyProphet.*

حدیث شریف کی مشہور اور متداول کتابوں میں مشکاۃ المصابیح کا شمار ہوتا ہے۔حدیث کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے جو قبول عام مشکاۃ المصابیح کو عطا فرمایا ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔عوام و خواص دونوں میں یہ کتاب صدیوں سے مقبول چلی آرہی ہے ۔برصغیر میں صحاح ستہ پڑھنے سے پہلے مشکاۃ شریف پڑھائی جاتی ہے۔اس کی قبولیت عامہ اور داخل نصاب ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کا ایک جامع اور خوبصورت مجموعہ ہے۔جو ایمان و عقائد،عبادات و معاملات ،اخلاق و معاشرت،ترغیب و ترہیب غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق جناب رسول کریم ﷺ کی بیان کردہ تعلیمات و ہدایات اور آپ کے اقوال وافعال پر مشتمل ہے۔

مؤلف کا تعارف

اس کتاب کی اردو شرح نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح کے عنوان سے مولانا سلیم اللہ خان نے کی ہے۔

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی عمر تقریبا نوے سال تھی،اس کے باوجود بخاری شریف کا درس آخر دم تک دیتے رہے۔وفاق المدارس کے اجلاسوں میں صدر ہونے کی حیثیت سے بھرپور انداز میں شرکت کرتے رہے،اس کے علاوہ ملکی وملی مسائل میں بذات خود دلچسپی لے کر اس کو حل کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔پچاس سال سے زائد عرصہ مسلسل بخاری شریف کی تدریس جاری رکھی۔اس دوران ایسی شخصیات نے ان سے شرف تلمذ حاصل کیا جن کے کارناموں کی دنیا میں دھوم ہے،ان میں مولانا تقی عثمانی اور مولانا مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔

آپ کے اجداد پاکستان کے جس علاقے سے ہندوستان منتقل ہوئے آج وہ علاقہ خیبر ایجنسی میں چورا کہلاتا ہے۔

آپ 25 دسمبر 1926ء کو ہندوستان کے ضلع مظفر نگر کے مشہور قصبہ حسن پور لوہاری کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق آفریدی پٹھانوں کے ایک خاندان ملک دین خیل سے ہے۔حسن پور لوہاری ہمیشہ سے اکابرین کا مسکن و مرجع رہا ہے۔حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے شیخ میاں نور محمد صاحب ساری زندگی اسی گاؤں میں سکونت پذیر رہے

تعلیم کی ابتداء

سب سے پہلے مولانا سلیم اللہ خان نے فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کی۔اس تعلیم کے دوران قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ اس کے بعد آپ کے والدین نے آپ کو مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد ضلع مظفر نگر میں حصول تعلیم کی غرض سے بھیج دیا۔اس مدرسے میں مولانا اشرف علی تھانوی کے مشہور خلیفہ مولانا مسیح اللہ خان صاحب سے تعلیم حاصل کی۔اس مدرسے میں درجہ رابعہ تک کی کتب دو سال اور چھ ماہ کے عرصے میں پڑھیں۔1942ء میں مولانا دیوبند چلے گئے۔یہاں آپ کے اساتذہ میں شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی،مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ابراہیم بلیاوی شامل تھے۔دارالعلوم کا مروجہ نصاب مکمل کیا ۔تمام فنون اصول،کلام،فقہ،ادب،منطق،ریاضی اور حدیث کی شامل درس کتب پڑھیں۔دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہونے کے وقت مولانا کی عمر بیس سال تھی اور پاکستان کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔[1]

تدریس اور جامعہ فاروقیہ کی تاسیس

پاکستان ہجرت سے پہلے مدرسہ مفتاح العلوم میں تمام فنون اور دورہ حدیث کا آٹھ برس درس دیا۔ہجرت کے بعد ٹنڈوالہ یار میں تدریس کی۔دس برس دارالعلوم کراچی میں تدریس کی۔1967ء میں جامعہ فاروقیہ کی تاسیس کی۔

وفاق المدارس کی ذمہ داری

1980ء میں وفاق المدارس کی ناظم اعلیٰ کی ذمہ داری سنبھالی۔بڑی تندہی کے ساتھ وفاق المدارس کا کام کیا اور وفاق سے الحاق کرنے والے مدارس کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔آغاز میں محض دورہ حدیث کا امتحان وفاق کی نگرانی میں ہوتا تھا۔بعد میں تمام درجات کا امتحان وفاق کے تحت ہونے لگا۔1989ء میں آپ کو بالاتفاق وفاق المدارس العربیہ کا کے صدر

منتخب کیا گیا۔ 1983ء میں سواد اعظم اہل سنت کی تاسیس کی۔ جس سے علما کو متحد کرنے میں بڑی مدد ملی۔ مولانا مسیح اللہ خان[2] نے ان کی زندگی میں بڑے دور س اثرات مرتب کیے۔ اعمال اور اخلاق کی خوبی اور خرابی کا احساس پیدا کیا۔

مولانا حسین احمد مدنی کا ترمذی شریف کا درس دو اڑھائی گھنٹے جاری رہتا یہ منظر دید کے قابل ہوتا۔ مولانا مدنی کے درس میں فنی مباحث پر کھل کر بحث ہوتی۔ جرح و تعدیل، اسناد فقہی، تاریخی مسائل، تطبیق اور ترجیح کی بحثیں بڑی روانی کے ساتھ ہوتیں۔ طلبہ کے سوالات کا جواب خندہ پیشانی سے دیتے۔

مولانا اعزاز علی سے ابو داؤد کا درس لیا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا[3] کے حواشی اور تالیفات سے استفادہ کیا۔ الکوکب الدری، تقریر بخاری، اوجز المسالک اور بذل المجہود کا جی لگا کر مطالعہ کیا۔ تقریباً پچیس دفعہ بخاری کی تدریس کے بعد اس کی ریکارڈنگ کا بندوبست ہوا۔ درس کے دوران عربی اور اردو شروح کے علاوہ مولانا خیر محمد جالندھری[4] کی بخاری کی شرح سے استفادہ کرتے۔ تفسیر کے مباحث میں شبیر احمد عثمانی کے فوائد پیش نظر رہتے۔

تلامذہ

مولانا سلیم اللہ خان کے شاگرد دنیا کے کونے کونے میں پائے جاتے ہیں اور دعوت و تبلیغ اصلاح و ارشاد اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہیں۔ پاکستان میں ان کی تعداد بہت بڑی ہے۔ مولانا رفیع عثمانی، مولانا تقی عثمانی، مولانا شمس الحق[5]، ڈاکٹر مولانا حبیب اللہ مختار آپ کے نمایاں تلامذہ ہیں۔

نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح کا تعارف:

یہ کتاب مولانا سلیم اللہ خان کی مشکاۃ شریف کی درسی تقریر پر مشتمل ہے۔ مؤلف لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زمانہ طالب علمی ہی سے مجھے مشکاۃ شریف پڑھانے کا موقع ملا۔ دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث میں داخلہ لینے سے قبل بعض طلبہ کو یہ کتاب پڑھانے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی اور پھر فراغت کے بعد اپنی طویل تدریسی زندگی میں سالہا سال تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشکاۃ شریف پڑھانے کی سعادت حاصل رہی ہے اور اب بھی الحمدللہ اس کا ابتدائی حصہ کتاب العلم تک زیر تدریس رہتا ہے۔[6]

درس کے دوران بعض طلبہ اساتذہ کی تقریر ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ مولانا سلیم اللہ خان کی مشکاۃ کی تقریر بھی بعض طلبہ نے لکھی۔ ان طلبہ میں مولانا قاضی عبدالخالق نے بھی مولانا سلیم اللہ خان کی تقریر کو ضبط تحریر میں لایا۔ ان کی درسی تقریر سے اساتذہ اور طلبہ استفادہ کرتے رہے۔

اندرون و بیرون ملک اس تقریر کی فوٹو کاپیاں بڑی تعداد میں عام ہوئیں۔ یہ تقریر جامع تھی اور مرتب بھی۔

مشکاۃ شریف کی اس درسی تقریر کو کتابی شکل میں لانے کے لیے اہل علم کی طرف سے اصرار رہا۔ لیکن مؤلف اس درسی تقریر کو تحقیق و تعلیق اور تخریج و حوالہ جات کے بغیر شائع کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔ پھر جب جامعہ فاروقیہ میں شعبہ تصنیف و تالیف قائم ہوا تو مشکاۃ کی اس تقریر پر بھی تحقیق و تعلیق کا کام شروع کرایا گیا جو چھ جلدوں کے اندر سمویا گیا۔

مولانا سلیم اللہ خان کو اللہ تعالی نے غیر معمولی صلاحیت سے نوازا ہے ۔ ان کے دلنشین انداز تدریس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ مشکل سے مشکل مباحث سلجھی ہوئی تقریر سے پانی ہو جاتے ہیں اور شروح کے وہ مباحث جو مختلف کتابوں میں غیر مرتب انداز میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں وہ مؤلف کے درس میں نہایت انضباط کے ساتھ اس طرح مرتب ہو جاتے ہیں کہ ان کا سمجھنا اور یاد رکھنا طلبہ کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کے اندر درج ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے:

- حسب ضرورت مولانا سلیم اللہ خان کی تقریر میں تقدیم و تاخیر اور ضروری تغییر و تبدیل کی گئی ہے جو کہ ناگزیر تھی۔
- اگرچہ تقریر بالاستیعاب تمام احادیث کو شامل نہیں مگر تمام وہ احادیث جن کی لفظی و معنوی تشریح ضروری تھی ان کی تشریح کی گئی ہے۔
- متعلقہ حدیث کا ترجمہ، مشکل و غریب الفاظ کی تحقیق اور مطلب و مفہوم کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔
- مذاہب فقہیہ کی تفصیل اور ان پر مبسوط کلام کیا گیا ہے۔
- فقہی مذاہب کے بیان کے لیے اصل ماخذ کے حوالے کا اہتمام اور مسائل فقہیہ کی آسان طریقے پر تفہیم کی گئی ہے۔
- فقہاء و محدثین کے اقوال مختلفہ کے درمیان محاکمہ اور تطبیق کی گئی ہے۔
- تقریر کے درمیان جہاں کہیں کوئی حدیث آئی ہے اس کی تخریج کی گئی ہے اور متعلقہ کتاب کا حوالہ بقید صفحات دیا گیا ہے۔
- مشکاۃ المصابیح کی احادیث کی متعلقہ کتابوں سے مکمل تخریج کی گئی ہے۔
- شرح کے دوران تمام مستدلات اور اقوال و روایات کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔
- کتاب کے شروع میں طویل مقدمۃ العلم ہے جو علم حدیث کے مکمل تعارف، تدوین حدیث کی تاریخ اور منکرین کے علمی تعاقب پر مشتمل ہے۔
- مقدمۃ العلم اور دیباچہ کتاب میں کتاب کے متعلق مباحث کے ساتھ ساتھ ان تمام محدثین کے حالات درج کیے گئے ہیں جن کی کتابیں مشکاۃ المصابیح کا ماخذ ہیں، نیز تعمیم فائدہ کے لیے امام ابو حنیفہ کا تفصیلی تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔[7]

نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح کا منہج:

مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ نفحات میں کسی کتاب مثلاً کتاب الایمان کے شروع میں لغوی تحقیق بیان کرتے ہیں اور کافی تفصیل کے ساتھ اس کتاب/باب یا عنوان کی وضاحت کرتے ہیں مثلاً:

کتاب الایمان کے شروع میں لکھتے ہیں:

ایمان، امن سے ماخوذ ہے اور امن خوف کی ضد اور نقیض ہے۔ خوف میں قلق اور اضطراب ہوتا ہے اور امن زوال خوف اور حصول طمانیت کا نام ہے۔[8]

اس کے علاوہ قرآنی آیات سے موقع بموقع استشہاد کرتے ہیں:

{وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا} [النور: 55]

اور اللہ رب العزت ضرور تبدیل فرمائیں گے ان کے خوف کو امن سے۔

اشکالات کا ذکر کرنا اور ان کے جواب دینا:

مؤلف اشکالات کو ذکر کرتے ہیں اور ان کے عقلی و نقلی جوابات ذکر کرتے ہیں، مثلاً:

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے لیے مشہور حکم کی تصدیق ضروری ہے غیر مشہور کی تصدیق ضروری نہیں اگرچہ وہ قطعی ہو، کیونکہ اس میں ثابت شدہ چیزوں کو ضرورۃ کے ساتھ مقید کیا ہے، جس کے معنی بداھۃ کے ہیں، لہذا جو چیز بدیہی نہ ہو اور عامۃ الناس کو پتہ نہ ہو اس کی تصدیق بھی لازم نہیں ہوگی۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ ضرورۃ سے مراد بدیہی نہیں بلکہ ضرورت کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اس کا دین سے ہونا اور اس کا حضور اقدس ﷺ سے منقول ہونا تواتر اور دلیل قطعی سے ثابت ہو، اور وہ اس درجہ مشہور ہو گئی ہو کہ عامۃ الناس کی معتد بہ جماعت اسے جانتی ہو، خواہ وہ بدیہی ہو یا نظری، اس پر عمل کرنا ضروری ہو یا نہ ہو، مثلاً حشر و نشر، جزا و سزا، یہ سب نظری امور ہیں لیکن ان کا ثبوت دلیل قطعی اور تواتر سے ہے اس لیے یہ بھی ضروریات دین میں سے ہیں، اسی طرح مسواک کرنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے مگر حضور اکرم ﷺ سے اس ثبوت بتواتر ہے۔

گویا کہ ضرورت سے مراد ضرورۃ فی الثبوت ہے۔ یہ نہیں کہ ہو شخص اس سے واقف ہو اور اس پر عمل لازم ہو۔[9]

اس کے علاوہ کسی موضوع بحث میں دیگر مذاہب کی تفصیل، ان کے اختلافات کی حقیقت اور ان کا رد مفصل بیان کرتے ہیں، مثلاً:

ایمان کی حقیقت کے سلسلہ میں بہت زیادہ اختلافات ہیں، فرقہ ضالہ کے درمیان بھی اختلاف ہے اور اہل حق کے درمیان بھی، البتہ اہل حق کا اختلاف شدید نہیں قریب قریب لفظی ہے۔ لیکن اہل حق اور اہل باطل کے درمیان اختلاف شدید ہے۔ ذیل میں چند مشہور مذاہب ذکر ہوں گے۔ اس کے بعد مرجئہ، جہمیہ، غیلانیہ، کرامیہ، معتزلہ اور خوارج کے نظریات کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد اہل السنة و الجماعة کا مذہب بیان کیا ہے۔[10]

اس شرح کے اندر مؤلف رحمہ اللہ حدیث کو ذکر کرتے ہیں اور اس کا بامحاورہ ترجمہ بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد حدیث کے ایک ایک جز کی تشریح کرتے ہیں، مثلاً:

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله كذبني ابن آدم ولم يكن له ذلك وشتمني ولم يكن له ذلك فأما تكذيبه إياي فقوله لن يعيدني كما بدأني وليس أول الخلق بأهون علي من إعادته وأما شتمه إياي فقوله اتخذ الله ولدا وأنا الأحد الصمد لم ألد ولم أولد ولم يكن لي كفوا أحد[11]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا "ابن آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے گالی دی حالانکہ یہ اس کا حق نہیں تھا۔ "مجھے جھٹلانا" یہ ہے کہ (ابن آدم) کہتا ہے کہ میں اس کو دوبارہ نہیں پیدا کروں گا حالانکہ میرے لیے دوبارہ پیدا کرنا اس کے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں۔ بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ ہی کوئی میرے برابر ہے۔

اس کے بعد کذبنی ابن آدم کے عنوان سے ابن آدم کی تکذیب کی وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالی نے جابجا قرآن کریم میں حشر اور بعث کا ذکر فرمایا ہے اور انسان یہ کہہ کر اس کا انکار کرتا ہے کہ مٹی میں مل جانے کے بعد انسانی جسم دوبارہ صحیح وسالم کیسے ہو سکتا ہے؟

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں:

خلق بہر حال ممکن بلکہ ان ممکنات میں سے ہے جن کا وقوع ہو چکا ہے تو اگر اللہ تعالی کے صادق ومصدوق پیغمبر ﷺ اس کی خبر دیں کہ موت کے بعد پھر خلق ہو گا تو اس میں کیا استبعاد ہے، بلکہ اس کو بعید سمجھنا ممکن کو ممتنع بنادینے کے مترادف ہے۔[12]

چونکہ یہ حدیث، حدیث قدسی ہے۔ اس لیے حدیث قدسی کی تعریف اور اس کے بعد حدیث قدسی اور قرآن کریم میں پانچ فرق ذکر کیے ہیں۔[13]

کسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے پہلے اس کا تعارف کرواتے ہیں، اس کے لغوی اور اصطلاحی معانی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً صفحہ نمبر 548 پر باب الإیمان بالقدر کا ذکر ہے۔ قدر کے لغوی واصطلاحی بیان کے بعد تقدیر کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد تقدیر کی حقیقت اور شریعت کی نظر میں اس کی اہمیت بیان کی ہے۔ اس کے بعد مختلف فرقوں مثلاً معتزلہ اور قدریہ کے افکار کا بیان اور ان کا رد کیا ہے۔

نتائج وسفارشات:

١. **نفحات التنقیح کی علمی اہمیت**: مولانا سلیم اللہ خان کی شرح نفحات التنقیح احادیث کے بیان اور فقہی مباحث کی وضاحت میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ اس نے علماء اور طلباء کے لئے احادیث کی تعلیم کو آسان بنایا ہے، اور کئی اہم علمی مسائل کو منظم طریقے سے حل کیا ہے۔

٢. **فقہی اور کلامی مباحث کی وضاحت**: کتاب میں مختلف فقہی مکاتب فکر کے اختلافات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی ان کے دلائل اور استنباطات کی تفصیل بھی فراہم کی گئی ہے، جس سے اس کتاب کا علمی مقام مزید مستحکم ہوتا ہے۔

٣ . **تعلیمی وتدریسی فوائد** : نفحات التنقیح کی ترتیب اور مواد نے مدرسین اور طلباء کو خاصی آسانی فراہم کی ہے۔اس میں مشکل مسائل کو سادہ اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے، جو کہ تدریسی مقاصد کے لئے انتہائی مفید ہے۔

٤ . **عصری ضرورت** : دور حاضر میں جہاں جدید علمی مسائل اور فکری چیلنجز بڑھ رہے ہیں، نفحات التنقیح جیسی کتب اسلامی علوم کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، خاص طور پر حدیث اور فقہ کی تعلیم و تحقیق میں۔

٥ . **سفارشات** : مزید تحقیق اور مطالعاتی کاموں میں نفحات التنقیح کو شامل کیا جائے، اور اس کی تدریس کو مدارس اور جامعات میں مزید فروغ دیا جائے۔

References

1مفتی صابر محمود،تذکرہ شیخ الکل مولانا سلیم اللہ خان(کراچی:ادارۃالرشید،جون2017ء)ص128-129

2 آپ 1331ھ مطابق 1910ء سرائے برلہ ضلع علی گڈھ میں پیدا ہوئے،قرآن کریم اور فارسی کی تعلیم حاصل کی،درس نظامی کی ابتدائی کتب مولانا محفوظ علی سے پڑھیں پھر دارالعلوم دیوبند چلے گئے 1349ھ دورہ حدیث سے فارغ ہوئے۔مولانا اشرف علی سے بیعت ہوئے، مختلف مدارس میں تدریس کی اور بالآخر 12نومبر1992ء کو جلال آباد، ضلع مظفر نگر میں وفات پائی۔(دیکھیے:تذکرہ مشاہیر ہند کاروان رفتہ،240)

3 آپ 12 فروری 1898ء کو پیدا ہوئے، اپنے والد سے قرآن کریم حفظ کیا،سہارنپور علوم اسلامیہ کی تکمیل کی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے شاگرد تھے۔مدرسہ مظاہر العلوم میں مدرس مقرر ہوئے۔مختلف کتابوں کے مصنف ہیں، فضائل اعمال ان کی مشہور کتاب ہے۔24 مئی1982ء کو مکہ مکرمہ انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔(دیکھیے:تذکرہ مشاہیر ہند کاروان رفتہ،104)

4 آپ عمروالہ ضلع جالندھر الہی بخش کے گھر 1895ء میں پیدا ہوئے،ابتدائی تعلیم مدرسہ رشیدیہ ضلع جالندھر میں حاصل کی اور سند حدیث مولانا محمد یاسین سرہندی سے لی۔فراغت کے بعد مدرسہ اشاعت العلوم میں تدریس کی،ایک سال بعد منڈی صادق گنج، بہاول پور میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔1931ء میں خیر المدارس قائم کیا،مختلف کتابیں تصنیف کیں، بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 20 شعبان 1390ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔(دیکھیے:بیس علمائے حق ص166-174)

5 آپ 1318ھ کو چارسدہ پشاور میں پیدا ہوئے،ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، پھر پشاور اور افغانستان کے مختلف علماء سے علم حاصل کیا،دورہ حدیث کی تکمیل دارالعلوم دیوبند سے کی،ہندوستان اور پاکستان کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔کئی کتب کے مصنف ہیں۔صدر ایوب نے آپ کو تمغہ امتیاز پیش کیا۔16اگست 1983ء کو فوت ہوئے۔(دیکھیے:بیس علمائے حق،ص444-452)

6سلیم اللہ خان،مولانا،نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح،(کراچی:مکتبہ فاروقیہ،1434ھ)52/1

7سلیم اللہ خان،مولانا،نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح،59/1

8سلیم اللہ خان،مولانا،نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح،253/1بحوالہ امداد الباری253/4

9نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح،258/1

10حوالہ بالا268/1

11 الحديث اخرجه البخارى فى صحيحه :744/2،كتاب التفسير ،سورة الإخلاص ،ورواية ابن عباس اخرجها البخارى فى صحيحه :244/2 ،سورة البقرة ،باب قوله تعالى *وقالوااتخذالله ولدا*

12نفحات التنقيح 412/1 بحواله شرح الطيبى 146/1

13حوالہ بالا

Bibliography in Roman

Mufti Sabir Mahmood, *Tazkirah Shaykh-ul-Kull Maulana Saleemullah Khan* (Karachi: Idarat-ur-Rasheed, June 2017), Safha 128–129.
Maulana Saleemullah Khan, *Nafahat-ut-Tanqeeh fi Sharh Mishkat-ul-Masabih* (Karachi: Maktabah Faruqiyyah, 1434h), Jild 1, Safha 52.
Maulana Saleemullah Khan, *Nafahat-ut-Tanqeeh fi Sharh Mishkat-ul-Masabih*, Jild 1, Safha 59.
Maulana Saleemullah Khan, *Nafahat-ut-Tanqeeh fi Sharh Mishkat-ul-Masabih*, Jild 1, Safha 253, bi-hawalah *Imdad-ul-Bari*, Jild 4, Safha 253.
Nafahat-ut-Tanqeeh fi Sharh Mishkat-ul-Masabih, Jild 1, Safha 258.
Hawalah bala, Jild 1, Safha 268.
Al-Hadeeth akhrajahu al-Bukhari fi Sahihih: Jild 2, Safha 744, Kitab-ut-Tafseer, Surah al-Ikhlas;
aur **Riwayat Ibn ‘Abbas** akhrajaha al-Bukhari fi Sahihih: Jild 2, Safha 244, Surah al-Baqarah, Bab Qawluhu Ta‘ala: *Wa qalu ittakhazallahu walada*.
Nafahat-ut-Tanqeeh, Jild 1, Safha 412, bi-hawalah *Sharh at-Taybi*, Jild 1, Safha 146.
Hawalah bala.